# کتاب العقائد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

# کتابُ العقائد

### دنیا کا مالک :

دنیا کی ہر چیز اُدلتی بدلتی رہتی ہے (۱۔تبدیل ہوتی رہتی ہے)۔اور کبھی نہ کبھی فنا ہوجائے گی (۲۔ختم ہوجائے گی) کسی نہ کسی وقت وہ پیدا ہوئی ہے تو ضرور ان سب چیزوں کا کوئی پیدا اور ناپید (۳۔ختم کرنے والا،مٹانے والا) کرنے والا ہے۔اس کا نام پاک ''اللہ'' ہے۔وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔آسمان،زمین،چاند،تارے،آدمی،جانور اور جتنی چیزیں ہیں سب کو اُسی نے پیدا کیا۔وہی پالتا ہے سب اُسی کے محتاج ہیں۔روزی دینا،جلاتا (۴۔زندہ کرنا)،مارنا اس کے اختیار میں ہے۔وہ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا (۵کوئی دخل نہیں دے سکتا۔) وہ ہر کمال وخوبی کا جامع اور ہر عیب ونقصان اور برائی سے پاک ہے وہ ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔جیسے اس کی ذات ہمیشہ سے ہے اس کی تمام صفات (خوبیاں) بھی ہمیشہ سے ہیں۔جہاں کی ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔

ہم سب اس کے بندے ہیں وہ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان،رحم فرمانے والا،گناہ بخشنے والا،توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بے (۶۔بغیر اس کے چھوڑے) اُس کے چھوڑے چھوٹ نہیں سکتا۔عزّت،ذلّت اس کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے عزّت دے،جسے چاہے ذلیل کرے،جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے۔جو کچھ کرتا ہے حکمت ہے انصاف ہے۔مسلمانوں کو جنّت عطا فرمائے گا کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا۔اس کا ہر کام حکمت ہے۔بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس کی نعمتیں،اس کے احسان بے انتہا ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اللہ تعالیٰ حیّ،قدیر،سمیع،بصیر،متکلّم،علیم،مُرید (۱۔ہمیشہ سے زندہ،قدرت والا یعنی جو چاہے کرے،سننے والا،دیکھنے والا،کلام کرنے والا،جاننے والا،ارادہ فرمانے والا) ہے۔نہ وہ کسی کا باپ،نہ بیٹا،نہ اس کی کوئی بی بی،نہ رشتہ دار۔سب سے بے نیاز۔

## نظم

سب کا پیدا کرنے والا    میرا مولا (۲) میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلیٰ    میرا مولا میرا مولا
جگ کا خالق سب کا مالک    وہ ہی باقی ، باقی ہالک (۳)
سچا مالک سچا آقا    میرا مولا میرا مولا
سب کو وہ ہی دے ہے روزی    نعمت اس کی دولت اس کی
رازق (۴) داتا (۵) پالن ہار (۶) ا    میرا مولا میرا مولا
ہم سب اس کے عاجز بندے    وہ ہی پالے وہ ہی مارے
خوبی والا سب سے نیارا    میرا مولا میرا مولا
اول آخر غائب حاضر    اس کو روشن اس پر ظاہر
عالم (۷) دانا (۸) واقف (۹) کُل کا    میرا مولا میرا مولا
عزّت والا حکمت والا    نعمت والا رحمت والا
میرا پیارا میرا آقا    میرا مولا میرا مولا
طاعت سجدہ (۱) اُسکا حق ہے    اس کو پوجو وہ ہی رب ہے
اللہ اللہ اللہ اللہ    میرا مولا میرا مولا

(۲) مالک،آقا (۳) ہلاک ہونے والے (۴) رزق دینے والا (۵) سخی (۶) پرورش کرنے والا (۷) علم والا (۸) جاننے والا واقف (۹) آگاہ

(۱) سجدہ دو قسم ہے ایک سجدہ تعظیمی اور دوسرا سجدہ بندگی،سجدہ بندگی صرف اللہ عزوجل کے لئے جائز ہے اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ بندگی کرنا شرک ہے اور سجدہ تعظیمی پچھلی شریعتوں میں جائز تھا جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا لیکن ہماری شریعت میں حرام ہے۔

# سوالات؟

**سوال؟** کیا دنیا ہمیشہ سے ہے ؟

**جواب:** جی نہیں۔

**سوال؟** کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

**جواب:** نہیں کیونکہ یہاں کی ہر چیز کیلئے ایک عمر ہے۔ پہلے وہ پیدا ہوتی ہے اور جب تک اس کی عمر ہے باقی رہتی ہے۔ پھر فنا ہو جاتی ہے۔

**سوال؟** دنیا کی چیزوں کا پیدا اور فنا کرنے والا کون ہے؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ۔

**سوال؟** وہ کب پیدا ہوا اور کب تک رہے گا؟

**جواب:** وہ پیدا نہیں ہوا نہ فنا ہوگا۔ پیدا وہ چیز ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا سب کو وہی پیدا کرتا ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ وہی سب کو فنا کرتا ہے اس کو کوئی فنا نہیں کر سکتا۔

**سوال؟** کیا اکیلے اُسی نے ساری دنیا بنا ڈالی یا اور کوئی بھی اس کے ساتھ شریک ہے ؟

**جواب:** کوئی اس کا شریک نہیں سب اس کے بندے اور اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے اسکی بڑی قدرت ہے۔ کوئی ذرہ بغیر اس کے حکم کے ہل نہیں سکتا۔

## نبوّت کا بیان:

اللہ تعالیٰ نے خلق (۱) کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا ان کو ''نبی'' کہتے ہیں، انبیاء علیہم السلام وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی (۲۔ وحی کا لغوی معنی پیغام بھیجنا، دل میں بات ڈالنا، خفیہ بات کرنا۔ اصطلاح شریعت میں وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔ انبیاء علیہم السلام کے حق میں وحی کی دو قسمیں ہیں ﴿۱﴾ بالواسطہ اور ﴿۲﴾ بلاواسطہ۔ بالواسطہ یعنی کلام ربانی عزوجل فرشتہ کی وساطت سے نبی کے پاس آئے جیسے جبرائیل علیہ السلام کا وحی لانا اور بلاواسطہ یعنی فرشتے کی وساطت کے بغیر بنفس نفیس کلام ربانی عزوجل کو سننا جیسے معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا۔ اسی طرح نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہوا۔ (ملخص از نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳۴ مطبوعہ فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور۔ بہار شریعت حصہ اول جلد اول ص ۱۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) آتی ہے۔ یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ۔ انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں ان کی عادتیں، خصلتیں (۳۔ سیرت، مزاج) نہایت پاکیزہ ہوتی ہیں۔ ان کا نام، نسب، جسم، قول، فعل، حرکات، سکنات سب سے اعلیٰ درجہ کے اور نفرت انگیز (۴۔ نفرت دلانے والی) باتوں سے پاک ہوتے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ عقل کامل عطا فرماتا ہے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا عقلمند ان کے عقل کے کروڑویں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ انہیں اللہ تعالیٰ غیب (۵۔ غیب کے لغوی معنی ہیں پوشیدہ۔ اور علم غیب سے مراد وہ چھپی ہوئی باتیں ہیں جو حواس خمسہ اور اندازے سے معلوم نہ ہوسکیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو خبر دی ہے۔) پر مطّلع فرماتا ہے وہ رات دن اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ (۶۔ بندگی، حکم ماننا) وعبادت میں مشغول رہتے ہیں اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچاتے اور اس کا رستہ دکھاتے ہیں۔

نبوّت بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی شخص عبادت وغیرہ سے حاصل نہیں کرسکتا، چاہے عمر بھر روزہ دار رہے، رات بھر سجدوں میں رویا کرے، تمام مال و دولت خدا کی راہ میں صدقہ کردے، اپنے آپ بھی اس کے دین پر فدا (۱۔ نثار، قربان) ہوجائے مگر اس سے نبوت نہیں پاسکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

نبی کی فرمانبرداری فرض ہے۔ انبیاء علیہم السلام تمام مخلوق سے افضل ہیں ان کی تعظیم وتوقیر فرض اور ان کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (۲۔ جھٹلانا) کفر ہے

آدمی جب تک ان سب کو نہ مانے مومن نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں انبیاء علیہم السلام کی بہت عزت اور مرتبت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں۔
ان انبیاء علیہم السلام میں سے جوئی شریعت (۳۔ اسلامی قانون، خدائی احکام) لائے ان کو رسول کہتے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے ایک آن کے لئے ان پر موت آئی پھر زندہ ہوگئے۔ دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی آدم علیہ السلام ہیں جن سے پہلے آدمیوں کا سلسلہ نہ تھا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرت کاملہ سے بے ماں باپ کے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ بنایا اور علمِ اسماء (۴ تمام چیزوں اور ان کے ناموں کا علم) عنایت کیا۔ ملائکہ (۵۔ فرشتے، (مَلَک کی جمع) کو ان کے سجدے کا حکم کیا۔ انہیں سے انسانی نسل چلی۔ تمام آدمی انہیں کی اولاد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے آقا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت نبی بھیجے قرآن پاک میں جن کا ذکر ہے ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:
حضرت آدم علیہ السّلام، حضرت نوح علیہ السّلام، حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت یوسف علیہ السّلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام، حضرت اسحٰق علیہ السّلام، حضرت یعقوب علیہ السّلام، حضرت موسٰی علیہ السّلام، حضرت ہارون علیہ السّلام، حضرت شعیب علیہ السّلام، حضرت لوط علیہ السّلام، حضرت ہود علیہ السّلام، حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت سلیمان علیہ السّلام، حضرت ایوب علیہ السّلام، حضرت زکریا علیہ السّلام، حضرت یحیٰی علیہ السّلام، حضرت عیسٰی علیہ السّلام، حضرت الیاس علیہ السّلام، حضرت الیسع علیہ السّلام، حضرت یونس علیہ السّلام، حضرت ادریس علیہ السّلام، حضرت ذوالکفل علیہ السّلام، حضرت صالح علیہ السّلام، حضور سید المرسلین مُحمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

### انبیاء علیہم السلام کے رتبے:

انبیاء علیہم السلام کے مراتب (۱۔ مرتبے، درجے) میں فرق ہے۔ بعضوں کے رتبے بعضوں سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا رتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سیّد الانبیاء (۲۔ نبیوں کے سردار) محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم النّبیّین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم فرمادیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو جو کمالات جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی میں جمع فرمادیئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاص کمالات بہت زائد ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ خدا کی راہ انبیاء علیہم السلام ہی کے ذریعے ملتی ہے اور انسان کی نجات کا دارومدار انہیں کی فرمانبرداری پر ہے۔

## سوالات؟

**سوال؟** کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

**جواب:** نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بھی فقط مرد۔ کوئی عورت نبی نہیں ہوتی۔

**سوال؟** کیا غیر نبی کے پاس بھی وحی آتی ہے؟

**جواب:** وحی نبوت غیر نبی کے پاس نہیں آتی۔ جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔

**سوال؟** کیا انبیاء کے سوا اور کوئی بھی معصوم ہوتا ہے؟

**جواب:** ہاں، فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور کوئی نہیں۔

**سوال؟** معصوم کس کو کہتے ہیں؟

**جواب:** جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اس کا گناہ کرنا ناممکن ہو۔

**سوال؟** کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

**جواب:** انبیاء اور فرشتوں علیہم السلام کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا، اولیاء کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہیں۔

**سوال؟** علمِ اسماء کس کو کہتے ہیں؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز اور اُس کے ناموں کا علم عطا فرمایا تھا اس کو علمِ اسماء کہتے ہیں۔

**سوال؟** فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسا سجدہ کیا تھا؟

**جواب:** یہ سجدہ تعظیمی تھا، جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔

**معجزات:**

وہ عجیب وغریب کام جو عادتاً ناممکن ہوں جیسے مُردوں کو زندہ کرنا، اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کردینا، انگلیوں سے چشمے جاری کرنا، ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں، ان کو "معجزہ" کہتے ہیں۔ معجزات انبیاء علیہم السلام سے بہت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور یہ اُن کی نبوت کی دلیل ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کرلیتا ہے جس کے ہاتھ سے قُدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کے مقابل سب لوگ عاجز وحیران ہیں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے ضِدّی دُشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔

کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا قُدرت اس کی تائید نہیں فرماتی۔ ہمارے حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مُعجزات بہت زیادہ ہیں ان میں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کے تھوڑے سے حصّہ میں مکّہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے قُرب کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا۔ خداوندِ عالم کا جمالِ پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا، کلامِ الٰہی سُنا، آسمان وزمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے، جنّتوں کی سیر کی، دوزخ کا معائنہ (ا۔اپنی آنکھوں سے دیکھنا) فرمایا، مکّہ معظمہ سے بیت المقدس تک راہ میں جو قافلے ملے تھے صبح کو ان کے حالات بیان فرمائے۔

**قرآن شریف کا بیان:**

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور وہ بے مثل کتاب ہے ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا ہے چاہے تمام دنیا کے لوگ مل جائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری جیسے اس سے پہلے توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور دوسری کتابیں اور نبیوں علیہم السلام پر اتاری تھیں وہ سب کتابیں برحق ہیں۔ ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانہ کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اصلی نہیں ملتیں۔ قرآن شریف کا اللہ تعالیٰ خود نگہبان ہے اس لئے وہ جیسا اُترا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا سارا زمانہ چاہے تو بھی اس میں ایک حرف کا فرق نہیں آسکتا۔

# سوالات؟

**سوال؟** دنیا میں کوئی آسمانی کتاب بھی ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔

**سوال؟** آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے؟

**جواب:** خدا کی کتاب۔

**سوال؟** کون سی؟

**جواب:** قرآن شریف۔

**سوال؟** اس میں کیا بیان ہے ؟

**جواب:** اس میں سارے علم ہیں۔

**سوال؟** وہ کتاب کس لئے آئی ہے؟

**جواب:** بندوں کی رہنمائی کیلیے تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو جانیں اور ان کی مرضی کے کام کریں۔

**سوال؟** قرآن شریف کس پر اترا؟

**جواب:** حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔

**سوال؟** کب اُترا؟

**جواب:** اب سے تیرہ سو برس پہلے (ا۔ یہ اس وقت ہے جب کتاب لکھی گئی تھی اب (۱۴۲۵ ہجری) تقریباً چودہ سو برس گزر چکے۔)

**سوال؟** کیا قرآن شریف کے سوا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کتاب بھی اُتاری تھی؟

**جواب:** جی ہاں۔

**سوال؟** کون کون سی؟

**جواب:** سب کتابوں کے نام تو معلوم نہیں۔ مشہور کتابیں یہ ہیں۔ توریت شریف ، انجیل شریف، زبور شریف۔

**سوال؟** کیا صحیح توریت، صحیح انجیل اور صحیح زبور آج کل کہیں ملتی ہے ؟

**جواب:** جی نہیں۔

**سوال؟** کیوں؟

**جواب:** عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کتابوں میں اپنی مرضی سے گھٹا بڑھا کر کچھ کا کچھ کردیا۔

**سوال؟** کیا صحیح قرآن شریف ملتا ہے؟

**جواب:** جی ہاں قرآن شریف ہر جگہ صحیح ملتا ہے۔

**سوال ؟** کیا وہ نہیں بدلا؟

**جواب:** وہ نہیں بدل سکتا۔ اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوسکتا۔

**سوال؟** کیوں؟

**جواب:** اس لئے کہ اسکا نگہبان اللہ ہے۔

**سوال؟** قرآن شریف کہاں ملتا ہے؟

**جواب:** ہر شہر اور ہر گاؤں میں، ہر مسلمان کے گھر میں ہوتا ہے اور مسلمانوں کے بچے بچے کو یاد ہے۔

**سوال؟** تم نے کیسے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے؟
**جواب:** جیسے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز کسی سے نہیں بن سکتی ایسے ہی قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی اس سے ہم نے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔ آدمی کی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی ہی بنا سکتا۔

**سوال؟** کیا ہندوؤں کے پاس کوئی خدا کی کتاب ہے؟
**جواب:** نہیں۔

**سوال؟** وید کیا ہے؟
**جواب:** پرانے زمانے کے شاعروں کی نظمیں۔

**ملائکہ کا بیان:**
فرشتے اللہ کے ایماندار، مکرّم (ا۔عزت والے) بندے ہیں جو اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے ہیں۔ ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں۔ ان کے جسم نورانی ہیں، اور وہ نہ کچھ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ قدرت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کریں۔ وہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعضے جنت پر، بعضے دوزخ پر، بعضے آدمیوں کے عمل لکھنے پر، بعضے روزی پہنچانے پر، بعضے پانی برسانے پر، بعضے ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر، بعضے آدمیوں کی حفاظت پر، بعضے روح قبض کرنے پر، بعضے قبر میں سوال کرنے پر، بعضے عذاب پر، بعضے رسول علیہ السلام کے دربار میں مسلمانوں کے درود و سلام پہنچانے پر، بعضے انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانے پر۔
ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت عطا فرمائی ہے وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چار فرشتے بہت عظمت رکھتے ہیں۔ حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

## سوالات؟

**سوال؟** کیا فرشتے دیکھنے میں آتے ہیں؟
**جواب:** ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں، ان سے کلام ہوتا ہے۔ قبروں میں مُردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور بھی جسے اللہ تعالیٰ چاہے، دیکھ سکتا ہے۔

**سوال؟** ہر آدمی کے ساتھ ایک ہی فرشتہ عمر بھی اس کے عمل لکھا کرتا ہے یا کئی؟
**جواب:** نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں اور رات کے علیحدہ اور دن کے علیحدہ ہیں۔

**سوال؟** کُل کتنے فرشتے ہیں؟
**جواب:** بہت ہیں ہمیں ان کی تعداد معلوم نہیں۔

**تقدیر:**
دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں نیکی، بدی وہ سب اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی (ا۔ خدا کا قدیم علم جو ہمیشہ سے ہے) کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔

# سوالات؟

**سوال؟** کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے ؟

**جواب:** نہیں۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ نے نیکی، بدی کے کرنے پر اختیار دیا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے۔

## موت اور قبر کا بیان:

ہر شخص کی عمر مقرر ہے نہ اس سے گھٹے، نہ بڑھے۔ جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو ملک الموت (۲۔ روح قبض کرنے والا فرشتہ) علیہ السلام اس کی جان نکال لیتے ہیں موت کے وقت مرنے والے کے داہنے، بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے، کافر کے پاس عذاب کے۔ مسلمانوں کی روح کو فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافروں کی روح کو فرشتے حقارت کے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ روحوں کے رہنے کے لئے مقامات مقرر ہیں نیکوں کیلئے علیحدہ اور بدوں کے لئے علیحدہ۔ مگر وہ کہیں ہو، جسم سے ان کا تعلق باقی رہتا ہے۔ اس کی ایذا سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ قبر پر آنے والے کو دیکھتے ہیں، اس کی آواز سنتے ہیں، مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر نہیں پیدا ہوتی، یہ جاہلانہ خیال ہے، اسی کو آواگون (۳۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ دنیا سے اچھے عمل کر کے نہیں جاتے تو ان کی روح مرنے کے بعد اس کے عمل کے مناسب دوسرے کے بدن میں آجاتی ہے = اس کو تناسخ یعنی آواگون کہتے ہیں یہ باطل عقیدہ ہے ) کہتے ہیں۔
موت یہی ہے کہ روح جسم سے جدا ہو جائے لیکن جدا ہو کر وہ فنا نہیں ہو جاتی۔ دفن کے بعد قبر مُردے کو دباتی ہے جب دفن کرنے والے دفن کر کے واپس ہو جاتے ہیں تو مُردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے بعد دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں ان کی صورتیں ڈراؤنی، آنکھیں نیلی کالی۔ ایک کا نام منکر، دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ مردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔

(۱) **تیرا رب کون ہے؟**

(۲) **تیرا دین کیا ہے؟**

(۳) **حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں تو ان کیحق میں کیا کہتا تھا؟**

مسلمان جواب دیتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ یہ اللہ کے رسول ہیں۔

**اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ**

(۱۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ) فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر فراخ (۲۔ کشادہ، کھلی) اور روشن کردی جاتی ہے۔ آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے (۳۔ اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے۔)۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلئے جنتی فرش بچھاؤ، جنتی لباس پہناؤ، جنت کی طرف دروازے کھولو۔ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اب تو آرام کر۔
کافر ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ جھوٹا ہے اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول دو اس سے دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی ہے پھر اس پر فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو لوہے کے بڑے بڑے گرزوں (۱۔ وزنی ہتھوڑوں سے ) سے مارتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں۔

# سوالات؟

**سوال؟** آواگون کو کون لوگ مانتے ہیں؟

**جواب:** ہندو۔

**سوال؟** کیا قبر ہر مُردے کو دباتی ہے؟

**جواب:** انبیاء کرام علیہم السلام مستثنیٰ ہیں (۲۔ شامل نہیں) ان کے سوا سب مسلمانوں کو بھی قبر دباتی ہے اور کافروں کو بھی۔ لیکن مسلمانوں کو دبانا شفقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو سینہ سے لگا کر چپٹائے اور کافر کو سختی سے یہاں تک کہ پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں (۳۔ یعنی ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں)

**سوال؟** کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن سے قبر میں سوال نہیں ہوتا؟

**جواب:** ہاں۔ جن کو حدیث شریف میں مستثنیٰ کیا گیا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام اور جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک میں مرنے والے مسلمان۔

**سوال؟** قبر میں عذاب فقط کافر پر ہوتا ہے یا مسلمان پر بھی؟

**جواب:** کافر تو عذاب ہی میں رہیں گے اور بعضے مسلمان گنہگار پر بھی عذاب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے صدقات، دعاء، تلاوت قرآن اور دوسرے ثواب پہنچانے کے طریقوں سے اس میں تخفیف (۴۔ کمی) ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس عذاب کو اٹھا دیتا ہے۔ بعض کے نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا جاتا ہے۔

**سوال؟** جو مُردے دفن نہیں کئے جاتے ان سے بھی سوال ہوتا ہے ؟

**جواب:** ہاں وہ خواہ دفن کیا جائے، یا نہ کیا جائے، یا اسے کوئی جانور کھا جائے، ہر حال میں اس سے سوال ہوتا ہے اور اگر قابل عذاب ہے تو عذاب بھی۔

## حشر کا بیان:

جیسے ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے اس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی۔ زمین و آسمان، آدمی، جانور کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس کو ''قیامت'' کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت، موت کے سکرات، (۱۔ جان کنی کی تکالیف) نزع (۲۔ دم ٹوٹنا) کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسے ہی قیامت سے پہلے علامات ہیں۔

## قیامت کی نشانیاں:

قیامت کے آنے سے پہلے دنیا سے علم اٹھ جائے گا۔ عالم باقی نہ رہیں گے۔ جہالت پھیل جائے گی۔ بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی۔ عورتوں کی تعداد مَردوں سے بڑھ جائے گی۔ بڑے دجال (۳۔ دجال کا لغوی معنی جھوٹا، سچائی کو چھپانے والا۔ روایت کے مطابق ایک جھوٹا شخص جو اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے۔) کے سوا تیس دجال اور ہوں گے ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا باوجودیکہ حضور پُر نور سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی۔ ان میں سے بعضے دجال تو گزر چکے جیسے مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی (۴۔ ان سب کے بارے میں تفصیل اسی کتاب کے آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔) بعضے اور باقی ہیں وہ بھی ضرور ہوں گے۔
مال کی کثرت ہوگی۔ عرب میں کھیتی، باغ، نہریں ہو جائیں گی۔ دین پر قائم رہنا مشکل ہوگا۔ وقت بہت جلد گزرے گا۔ زکوٰۃ دینا لوگوں کو دشوار ہوگا۔ علم کو لوگ دنیا کیلئے پڑھیں گے۔ مرد، عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ ماں باپ کی نافرمانی زیادہ ہوگی۔ شراب نوشی عام ہو جائے گی۔ نا اہل سردار بنائے جائیں گے۔ نہر فرات سے سونے کا خزانہ کھلے گا۔ زمین اپنے دفینے اُگل دے گی۔ امانت، غنیمت سمجھی جائے گی۔ مسجدوں میں شور مچیں گے۔ فاسق، سرداری کریں گے۔ فتنہ انگیزوں کی عزت کی جائے گی۔ گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن (۱۔ برا بھلا) کریں گے۔ کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمے باتیں کریں گے۔ دجّال اور دَابۃُ الارض اور یاجوج ماجوج (۲۔ تفصیل اس باب کے آخر میں سوالات میں دیکھئے۔) نکلیں گے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول (۳۔ اترنا، یعنی آسمان سے اتریں گے) فرمائیں گے۔ آفتاب (۴۔ سورج) مغرب سے طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

# سوالات؟

**سوال؟** دجّال کس کو کہتے ہیں، اس کے نکلنے کا حال بیان فرمائیے؟

**جواب:** دجّال مسیح کذاب (۵۔ مسیح بمعنی اسم مفعول ہے یعنی ممسوح العین، ایک آنکھ کا کانا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہیں وہاں مسیح بمعنی اسم فاعل ہے یعنی برکت کے لئے چھونے والے، مُردوں کو زندہ اور بیماروں کو اچھا کرنے والے۔ (یہاں معنی ہوگا شعبدے دکھانے والا بڑا جھوٹا) کا نام ہے۔ اس کی ایک آنکھ ہوگی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر ''ک، ا، ف، ر'' (یعنی کافر) لکھا ہوگا۔ ہر مسلمان اس کو پڑھے گا، کافر کو

نظر نہ آئے گا۔ وہ چالیس دن میں تمام زمین میں پھرے گا مگر مکّہ شریف اور مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ان چالیس دن میں پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک مہینہ کے برابر، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن معمول کے دنوں کے برابر ہوں گے۔ دجّال خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اسکے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی، جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا، جو حقیقت میں آگ ہوگی اور جو اس کا انکار کرے گا اس کو اپنی جہنم میں داخل کرے گا جو واقع میں آسائش کی جگہ ہوگی (۱۔اصل میں راحت و آرام کی جگہ ہوگی) بہت سے عجائب (۲۔عجیب کی جمع، حیرت انگیز چیزیں ) دکھائے گا۔ زمین سے سبزہ اُگائے گا۔ آسمان سے مینہ (۳۔بارش) برسائے گا۔ مُردے زندہ کرے گا۔ ایک مومن صالح (۴۔نیک) اس طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے دجّال کے سپاہی کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ کہیں گے۔ میرے رب کے دلائل چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر وہ ان کو پکڑ کر دجال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ دجال کو دیکھ کر فرمائیں گے اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ دجال کے حکم سے ان کو زدوکوب (۵۔مار پیٹ) کیا جائے گا۔ پھر دجال کہے گا کیا تم میرے اوپر ایمان نہیں لاتے؟ وہ فرمائیں گے تو مسیح کذّاب ہے۔ دجال کے حکم سے ان کا جسم مبارک سر سے پاؤں تک چیر کے دو حصے کر دیا جائے گا اور ان دونوں حصوں کے درمیان دجال چلے گا۔ پھر کہے گا اٹھ! تو وہ تندرست ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تب دجال ان سے کہے گا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ فرمائیں گے میری بصیرت (۶۔بینائی، عقلمندی) اور زیادہ ہو گئی۔ اے لوگو! یہ دجال اب میرے بعد کسی کے ساتھ پھر ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر دجال انہیں پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اور اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔ پھر ان کے دست و پا (۷۔ہاتھ اور پاؤں) سے پکڑ کر اپنی جہنم میں ڈالے گا۔ لوگ گمان کریں گے کہ ان کو آگ میں ڈالا۔ مگر در حقیقت وہ آسائش کی جگہ ہوں گے۔

**سوال؟** دابّۃ الارض کیا چیز ہے ؟

**جواب:** دابّۃ الارض ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ صفا سے ظاہر ہو کر تمام شہروں میں نہایت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص پر ایک نشانی لگائے گا۔ ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے (۱۔لاٹھی) موسیٰ علیہ السلام سے ایک نورانی (۲۔نور والا) خط کھینچے گا۔ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری (۳۔انگوٹھی) سے کالی مُہر کرے گا۔

**سوال؟** یاجوج ماجوج کون ہیں؟

**جواب:** یہ یافث (۴۔یہ نوح علیہ السلام کے بیٹے ہیں یہ مومن تھے ترک لوگ انکی نسل سے ہیں (روح المعانی سورہ ھود) بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے فسادی (۵۔فساد پھیلانے والا، جھگڑالو) گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ ایام ربیع (۶۔فصل پکنے کا زمانہ) میں نکلتے تھے۔ سبزہ ذرا نہ چھوڑتے تھے۔ آدمیوں کو کھا لیتے تھے۔ جنگل کے درندوں، وحشی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں کو کھا جاتے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین نے آہنی دیوار (۷۔لوہے کی دیوار) کھینچ کر ان کی آمد بند کر دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جب آپ دجال کو قتل کر کے بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہِ طور لے جائیں گے اس وقت وہ دیوار توڑ کر نکلیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے۔ قتل و غارت (۸۔جان سے مارنا اور لوٹ لینا) کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک کرے گا۔

**سوال؟** حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ حال بیان فرمائیے؟

**جواب:** حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل (۹۔اولاد) میں سے حسنی سیّد ہوں گے۔ جب دنیا میں کُفر پھیل جائے گا اور اسلام حرمین شریفین (۱۰۔مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کی طرف سمٹ جائے گا، اولیاء (۱۱۔ولی کی جمع) و ابدال (۱۲۔اولیاء کرام، اہلِ تصوف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے) وہاں کو ہجرت (۱۳۔وطن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا) کر جائیں گے۔ ماہ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے وہاں اولیاء حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکار فرمائیں گے۔ غیب سے ندا (۱۔آواز) آئے گی

" هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِىُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَ اَطِيْعُوْهُ."

یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت (۲۔فرماں برداری) کرو۔

لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔ زمین عدل و انصاف سے بھر جائے گی۔

**سوال؟** حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا مختصر حال بیان کیجئے؟

**جواب:** جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکے گا اور وہ ملعون (۳۔جس پر لعنت کی گئی ہو) تمام دنیا میں پھر کر ملک شام میں جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حاکم اور امام (۴۔پیشوا) عادل (۵۔عدل وانصاف کرنے والا) اور مجدّد (۶۔پرانے کو نیا کرنے والا، وہ کامل بزرگ جو ہر صدی کے شروع میں پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں میں رائج شدہ بدعات کی اصلاح کرتا ہے) ملت ہو کر نزول فرمائیں گے۔آپ علیہ السلام کی نظر جہاں تک جائے گی وہاں تک خوشبو پہنچے گی اور آپ علیہ السلام کی خوشبو سے دجال پگھلنے لگے گا اور بھاگے گا۔آپ علیہ السلام دجال کو بیت المقدس کے قریب مقام لُد میں قتل کریں گے۔ان کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔مال کی کثرت ہوگی۔زمین اپنے خزانے نکال کر باہر کرے گی۔لوگوں کو مال سے رغبت نہ رہے گی۔یہودیت،نصرانیت اور تمام باطل دینوں کو آپ علیہ السلام مٹا ڈالیں گے۔آپ علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایک دین ہوگا،اسلام۔تمام کافر ایمان لے آئیں گے اور ساری دنیا اہلِ سنّت ہوگی۔امن وامان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر بکری ایک ساتھ چریں گے۔بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔بُغض (۷۔نفرت، دشمنی) وحسد (۸۔کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس سے یہ نعمت زائل ہو جائے) کا نام ونشان نہ رہے گا۔جس وقت آپ علیہ السلام کا نزول ہوگا فجر کی جماعت کھڑی ہوتی ہوگی۔حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کو دیکھ کر آپ سے امامت کی درخواست کریں گے۔آپ انہیں کو آگے بڑھائیں گے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سیّد الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان وصفت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی عزت وکرامت دیکھ کر اُمت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہونے کی دعا کی۔اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپ علیہ السلام کو وہ بقا عطا فرمائی کہ آخر زمانہ میں اُمت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے امام ہو کر نزول فرمائیں آپ علیہ السلام نزول کے بعد برسوں دنیا میں رہیں گے، نکاح کریں گے پھر وفات پا کر حضور سیّد انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔

**سوال؟** آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور دروازۂ توبہ کے بند ہونے کی کیفیت بیان فرمائیے؟

**جواب:** روزانہ آفتاب بارگاہ الٰہی میں سجدہ کر کے اِذن (۱۔اجازت) چاہتا ہے اذن ہوتا ہے تب طلوع کرتا ہے۔قریب قیامت جب دابۃ الارض نکلے گا حسب معمول آفتاب سجدہ کر کے طلوع ہونے کی اجازت چاہے گا۔اجازت نہ ملے گی۔اور حکم ہوگا کہ واپس جا۔تب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور نصف آسمان تک آ کر لوٹ جائے گا اور جانب مغرب غروب کرے گا۔اس کے بعد بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع کرتے ہی توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا ایمان لانا مقبول نہ ہوگا۔

**سوال؟** قیامت کب قائم ہوگی؟

**جواب:** اس کا علم تو خدا کو ہے۔ہمیں اس قدر معلوم ہے کہ جب یہ سب علامتیں ظاہر ہو چکیں گی اور روئے زمین پر کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا تب حضرت اسرافیل علیہ السلام بحکم الٰہی صور (۱۔ترئی، بگل، وہ آواز جو حضرت اسرافیل علیہ السلام حشر کے روز ایک دفعہ مار ڈالنے کے لئے اور دوسری مرتبہ جلانے کے لئے نکالیں گے) پھونکیں گے۔اس کی آواز اوّل اوّل تو بہت نرم ہوگی اور دم بدم (۲۔پے درپے) بلند ہوتی چلی جائے گی۔لوگ اس کو سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔زمین وآسمان اور تمام جہان فنا ہو جائے گا۔پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل کو زندہ کرے گا اور دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔صور پھونکتے ہی پھر سب کچھ موجود ہو جائے گا۔مُردے قبروں سے اٹھیں گے۔ نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں دیکر محشر میں لائے جائیں گے۔وہاں جزا (۳۔بدلہ) اور حساب کیلئے منتظر کھڑے ہوں گے۔آفتاب نہایت تیزی پر اور سروں سے بہت قریب بقدر ایک میل ہوگا۔شدّتِ گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔کثرت سے پسینہ آئے گا۔کسی کے ٹخنے تک،کسی کے گھٹنے تک، کسی کے گلے تک، کسی کے منہ تک مثل لگام کے۔ہر شخص حسب حال واعمال ہوگا۔پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار ہوگا۔

اس حالت میں طویل عرصہ گزرے گا۔پچاس ہزار سال کا تو وہ دن ہوگا اور اس حالت میں آدھا گزر جائے گا۔لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو۔تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس حاضری ہوگی لیکن کاربر آری نہ ہوگی (۴۔مطلب پورا نہ ہوگا) آخر میں حضور پُرنور، سید انبیاء، رحمت عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں فریاد لائیں گے اور شفاعت (۵۔سفارش) کی درخواست کریں گے۔حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَهَا میں اس کیلئے موجود ہوں۔یہ فرما کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بارگاہ الٰہی عزوجل میں سجدہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا۔

**"یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ قُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ"**

اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سجدے سے سر اٹھایئے بات کہئے سنی جائے گی، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک شفاعت تو تمام اہلِ محشر کیلئے ہے جو شدّتِ ہول (۱۔ڈر، خوف، گھبراہٹ) اور طولِ خوف (۲۔خوف کی زیادتی) سے فریاد کر رہے ہوں گے اور یہ چاہتے ہوں گے کہ حساب فرما کر ان کے لئے حکم دے دیا جائے۔ اب حساب شروع ہوگا۔ میزان (۳۔ترازو) عمل میں اعمال تولے جائیں گے۔ اعمال نامے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اپنے ہی ہاتھ، پاؤں، بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہیاں دیں گے۔ زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ عجیب پریشانی کا وقت ہوگا کوئی یار نہ غمگسار۔ نہ بیٹا باپ کے کام آسکے گا نہ باپ بیٹے کے۔ اعمال کی پرسش (۴۔پوچھ گچھ) ہے۔ زندگی بھر کا کیا ہوا سب سامنے ہے۔ نہ گناہ سے مکر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں۔ اس بے کسی (۵۔اکیلا پن، بے مددگاری) کے وقت میں دستگیرِ بیکساں (۶۔بے یارو مددگار کے مددگار) حضور پُرنور، محبوبِ خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کام آئیں گے اور اپنے نیازمندوں (۷۔حاجت والے، خواہش رکھنے والے) اور امیدواروں کی شفاعت فرمائیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی بہت لوگ تو آپ کی شفاعت سے بے حساب داخلِ جنت ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے دخول (۸۔داخل ہونا) دوزخ سے بچیں گے اور جو گنہگار مومن دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ اہلِ جنت بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے فیض پائیں گے ان کے درجات بلند کئے جائیں گے۔ باقی اور انبیاء ومرسلین علیہم السلام وصحابہ کرام وشہداء وعلماء واولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنے متوسلین (۹۔وسیلہ ڈھونڈنے والے، وسیلہ بنانے والے) کی شفاعت کریں گے۔ لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے۔ اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لئے پانی لا کر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

**سوال؟** محشر کے اہوال (۱۔خوف، گھبراہٹ)، آفتاب کی نزدیکی سے بھیجے کھولنے بدبودار پسینوں کی تکالیف اور ان مصیبتوں میں ہزار ہا برس کی مدت تک مبتلا اور سرگرداں (۲۔حیران و پریشان) رہنے کا جو بیان فرمایا یہ سب کیلئے ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس سے مستثنیٰ بھی ہیں؟

**جواب:** ان اہوال میں سے کچھ بھی انبیاء (۳۔نبی کی جمع رسول، پیغمبر) علیہم السلام واولیاء واتقیاء (۴۔پرہیزگار لوگ) وصلحاء (۵۔صالح کی جمع نیک، متقی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نہ پہنچے گا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان سب آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہوں گے۔ قیامت کا پچاس ہزار برس کا دن جس میں نہ ایک لقمہ کھانے کو میسّر ہوگا، نہ ایک قطرہ پینے کو، نہ ایک جھونکا ہوا کا۔ اوپر سے آفتاب کی گرمی بھون رہی ہوگی، نیچے زمین کی تپش، اندر سے بھوک کی آگ لگی ہوگی۔ پیاس سے گردنیں ٹوٹی جاتی ہوں گی سالہا سال کی مدت کھڑے کھڑے بدن کیسا دُکھا ہوا ہوگا شدّتِ خوف سے دل پھٹے جاتے ہوں گے۔ انتظار میں آنکھیں اُٹھی ہوں گی بدن کا پرزہ پرزہ لرزتا کانپتا ہوگا وہ طویل دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خاص بندوں کیلئے ایک فرض نماز کے وقت سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔ **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.**

## حساب کا بیان:

حساب حق ہے۔ بندوں کے اعمال کا حساب ہوگا۔ میزان قائم کی جائے گی عمل تولے جائیں گے نیک بھی بد بھی، قول بھی فعل بھی، کافروں کے بھی مومنوں کے بھی۔ اور بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا جو فرشتوں نے لکھا تھا نیکوں کے نامہ ہائے اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور بدوں کے بائیں میں۔

## صراط:

جہنم کے اوپر ایک پُل ہے اس کو 'صراط' کہتے ہیں۔ وہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب کو اس پر گزرنا ہے جنت کا یہی رستہ ہے۔ اس پُل پر گزرنے میں لوگوں کی حالت جداگانہ ہوگی جس درجہ کا شخص ہوگا اس کیلئے ایسی ہی آسانی یا دشواری ہوگی بعضے تو یوں گزر جائیں گے جیسے بجلی کوندگئی (۱۔بجلی کی چمک)۔ ابھی ادھر تھے، ابھی ادھر پہنچے۔ بعضے ہوا کی طرح، بعضے تیز گھوڑے کی طرح، بعضے آہستہ آہستہ، بعضے گرتے پڑتے لرزتے لنگڑاتے اور بعضے جہنم میں گر جائیں گے۔ کفّار کے لئے بڑی حسرت کا وقت ہوگا جب وہ پُل سے گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے اور ایمانداروں کو دیکھیں گے کہ وہ اسی پُل پر بجلی کی طرح گزر گئے یا تیز ہوا کی طرح اُڑ گئے یا سریع السیر (۲۔تیز رفتار) گھوڑے کی طرح دوڑ گئے۔

**حوضِ کوثر:**

یہ ایک حوض ہے جس کی یہ مُشک کی ہے یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے قُبّے (۳۔گنبد، برج) نصب ہیں اس کے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (۴۔میٹھا)، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اس سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین۔

## سوالات؟

**سوال؟** حساب کے بعد آدمی کہاں جائیں گے؟

**جواب:** مسلمان جنّت میں اور کافر دوزخ میں۔

**سوال؟** کیا سب مسلمان جنّت میں جائیں گے اور سب کافر دوزخ میں؟ اور یہ دونوں جنّت اور دوزخ میں کتنا عرصہ رہیں گے؟

**جواب:** نیک مسلمان اور وہ گناہگار مسلمان جن کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے بخش دے وہ سب کے سب جنّت میں رہیں گے اور بعض گنہگار مسلمان جو دوزخ میں جائیں گے وہ بھی جتنا عرصہ خدا تعالیٰ چاہے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہ کر آخر کار نجات پائیں گے اور کافر سب کے سب جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

**سوال؟** کیا جنّت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا کی جائیں گی؟

**جواب:** جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور ہزاروں برس سے موجود ہیں۔

**جنت کا بیان:**

اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا کے سوا دو اور عظیم الشان دار (۱۔مکان) پیدا کیے ہیں ایک دارالنعیم (۲۔نعمت کی جگہ) اس کا نام جنت ہے۔ ایک دارالعذاب (۳۔عذاب کی جگہ) جس کو دوزخ کہتے ہیں۔

جنّت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کیلئے انواع واقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں جن تک آدمی کا وہم وخیال نہیں پہنچتا، نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی دل میں ان کا خطرہ (۴۔گمان) ہوا۔ ان کا وصف پوری طرح بیان میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو وہیں ان کی قدر معلوم ہوگی۔ جنت کی وسعت (۱۔کشادگی) کا یہ بیان ہے کہ اس میں سو درجے ہیں ہر درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان۔ اگر تمام جہاں ایک درجہ میں جمع ہو تو ایک درجہ سب کیلئے کفایت کرے۔ دروازے اتنے وسیع کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔ جنّت میں صاف، شفاف، چمکدار سفید موتی کے بڑے بڑے خیمے نصب ہیں ان میں رنگا رنگ، عجیب وغریب، نفیس فرش ہیں ان پر یاقوتِ سُرخ کے منبر ہیں۔ شہد وشراب کی نہریں جاری ہیں ان کے کناروں پر مرصع (۲۔نگینے جڑے ہوئے) تخت بچھے ہیں۔ پاکیزہ صورت ولباس والے غلمان وخدام کے انبوہ (۳۔بھیڑ) ہیں جو ہر وقت خدمت کیلئے تیار ہیں۔ نیک خو (۴۔نیک سیرت)، خوبرو (۵۔خوبصورت) حسین وجمیل حوریں جن کے حُسن کی چمک دنیا میں ظاہر ہو تو اس کے مقابل آفتاب کا نور پھیکا پڑ جائے۔ ان نازنینوں (۶۔دل رُبا، خوبصورت) کے بدن غایت (۷۔انتہا) خوبی سے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا وہ یاقوت ومرجان کے بنے ہوئے ہیں۔ جب وہ ناز کے ساتھ خراماں ہوتی ہیں (۸۔ٹہلتی ہیں) تو ہزارہا نور پیکر (۹۔نورانی جسم والے) خدام ان کے آنچل (۱۰۔دامن کا کنارہ) اٹھائے چلتے ہیں۔ انکے ریشمی لباس کی چمک دمک نگاہوں کو جھپکاتی اور دیکھنے والوں کو متحیر (۱۱۔حیران) بناتی ہے۔ مروارید (۱۲۔موتی جو سیپ سے نکلتا ہے) ومرجان کے مرصع تاج ان کے زیب سر ہیں۔ ان کا رنگ ڈھنگ ان کے ناز وادا (۱۳۔پیاری من موہنی حرکت وادا) ان کے جواہرات کو شرما دینے والے صاف چمکدار اور عطر بیز (۱۴۔خوشبو پھیلانے والے) بدن اہل جنت کیلئے کیسے فرحت انگیز (۱۵۔راحت بخشنے والے) ہیں جن سے پہلے کسی انس وجن نے ان حوروں کو چھوا تک نہیں۔ پھر یہ حُسن دلکش دنیا کے حُسن کی طرح خطرہ میں نہیں کہ جوانی کا رنگ روپ بڑھاپے میں رخصت ہو جائے وہاں بڑھاپا ہے نہ اور کوئی زوال ونقصان۔ جنت کے چمنستان (۱۔باغات) کے درمیان یاقوت کے قُصور وایوان (۲۔محل ومکان) بنائے گئے ہیں ان میں یہ حوریں جلوہ گر (۳۔خاص بناؤ سنگھار یا سج دھج کے ساتھ سامنے آنا) ہیں۔ موتی کی طرح چمکتے خادم ان کے اور جنتیوں کے پاس بہشتی نعمتوں کے جام (۴۔پیمانے) اور ساغر (۵۔پیالہ) لیے دورے (۶۔چکر لگانا) کر رہے ہیں۔ پروردگار کریم کی طرف سے دم بہ دم انواع و

اقسام کے تحفے اور ہدیے پہنچتے ہیں۔ دائمی زندگی، عیشِ مدام (۷۔ کبھی نہ ختم ہونے والی آسائش وآرام) عطا کیا گیا۔ ہر خواہش بیدرنگ (۸۔ بلا تاخیر، فوراً) پوری ہوتی ہے۔ دل میں جس چیز کا خیال آیا وہ فوراً حاضر۔ کسی قسم کا خوف وغم نہیں۔ ہر ساعت ہر آن نعمتوں میں ہیں۔ جنتی نفیس و لذیذ غذائیں، لطیف میوے کھاتے ہیں۔ بہشتی نہروں سے دودھ شراب شہد وغیرہ پیتے ہیں۔ ان نہروں کی زمین چاندی کی، سنگریزے جواہرات کے، مٹی مشکِ ناب (۹۔ خالص مشک) کی، سبزہ زعفران کا ہے۔ ان نہروں سے نورانی پیالے بھر کر وہ جام پیش کرتے ہیں جن سے آفتاب شرمائے۔ ایک منادی اہلِ جنت کو ندا کرے گا اے بہشت والو! تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تمہارے لئے حیات ہے کبھی نہ مرو گے۔ تمہارے لئے جوانی ہے بوڑھے نہ ہو گے۔ تمہارے لئے نعمتیں ہیں کبھی محتاج نہ ہو گے۔ تمام نعمتوں سے بڑھ کر سب سے پیاری دولت حضرت ربّ العزت جل جلالہ کا دیدار ہے۔ جس سے اہلِ جنت کی آنکھیں بہرہ یاب (۱۰۔ فائدہ اٹھاتی رہیں گی) ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی میسّر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## دوزخ کا بیان:

قیامت کی مصیبتیں جھیل کر ابھی لوگ اس کی کرب (۱۱۔ تکلیف، درد) ودہشت میں ہوں گے کہ اچانک ان کو اندھیریاں گھیر لیں گی اور لپٹ مارنے والی آگ ان پر چھا جائے گی اور اس کے غیظ وغضب کی آواز سننے میں آئے گی۔ اس وقت بدکاروں کو عذاب کا یقین ہوگا اور لوگ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور فرشتے ندا کریں گے کہاں ہے فلاں فلاں کا بیٹا! جس نے دنیا میں لمبی امیدیں باندھ کر اپنی زندگی کو بدکاری میں ضائع کیا۔ اب یہ ملائکہ ان لوگوں کو آہنی گُرزوں (۱۔ لوہے کا ایک ہتھیار جو اوپر سے موٹا نیچے سے پتلا ہوتا ہے) سے ہنکاتے (۲۔ بھگاتے، چلاتے) دوزخ میں لے جائیں گے۔ یہ ایک دار ہے جو ظالموں، سرکشوں کے عذاب کیلئے بنایا گیا ہے اس میں گھپ اندھیری اور تیز آگ ہے۔ کافر اس میں ہمیشہ قید رکھے جائیں گے اور آگ کی تیزی دم بہ دم زیادتی کرے گی، پینے کو انہیں گرم پانی ملے گا اور اس قدر گرم کہ جس سے منہ پھٹ جائے اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچے اور نیچے کا پھٹ کر لٹک آئے، ان کی قرارگاہ (۳۔ ٹھہرنے کی جگہ) جحیم (۴۔ دوزخ کا ایک طبقہ) ہے، ملائکہ ان کو ماریں گے۔ ان کی آرزو (۵۔ خواہش، تمنا) ہوگی کہ وہ کسی طرح ہلاک ہو جائیں اور ان کی رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی، قدم پیشانیوں سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے، گناہوں کی سیاہی سے منہ کالے ہوں گے، جہنم کے اطراف وجوانب (۶۔ جانب کی جمع، اردگرد، آس پاس) شور مچاتے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ اے مالک (۷۔ داروغۂ جہنم کا نام) ! عذاب کا وعدہ ہم پر پورا ہو چکا ہے۔ اے مالک علیہ السلام! لوہے کے بوجھ نے ہمیں چکنا چور کر دیا۔ اے مالک علیہ السلام! ہمارے بدنوں کی کھالیں جل گئیں۔ اے مالک علیہ السلام! ہم کو اس دوزخ سے نکال۔ ہم پھر ایسی نافرمانی نہ کریں گے۔ فرشتے کہیں گے دور ہو! اب امن نہیں اور اس ذلت کے گھر سے رہائی نہ ملے گی اسی میں ذلیل پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کرو۔ اس وقت ان کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور دنیا میں جو کچھ سرکشی وہ کر چکے ہیں اس پر افسوس کریں گے لیکن اس وقت عذر وندامت (۸۔ شرمندگی) کچھ کام نہ آئے گا، افسوس کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ ہاتھ پاؤں باندھ کر چہروں کے بل آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ ان کے اوپر بھی آگ ہوگی نیچے بھی آگ۔ داہنے بھی آگ بائیں بھی آگ۔ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے۔ کھانا آگ اور پینا آگ، پہناوا آگ اور بچھونا آگ، ہر طرح آگ ہی آگ، اس پر گرزوں کی مار اور بھاری بیڑیوں کا بوجھ۔ آگ انہیں اس طرح کھولائے (۱۔ جوش دینا، ابالنا) گی جس طرح ہانڈیاں کھولتی ہیں، وہ شور مچائیں گے ان کے سروں پر سے کھولتا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی آنتیں اور بدنوں کی کھالیں پگھل جائیں گی، لوہے کے گرز مارے جائیں گے جس سے پیشانیاں پچ جائیں گی، مونہوں سے پیپ جاری ہوگی، پیاس سے جگر کٹ جائیں گے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر رخساروں پر آپڑیں گے، رخساروں کے گوشت گر جائیں گے، ہاتھ پاؤں کے بال اور کھال گر جائیں گے اور نہ مریں گے، چہرے جل بھن کر سیاہ کالے کوئلے ہو جائیں گے، آنکھیں اندھی اور زبانیں گونگی ہو جائیں گی، پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے گی، ناکیں اور کان کٹ جائیں گے، کھال پارہ پارہ (۲۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا) ہو جائے گی، ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور پاؤں پیشانی سے، آگ پر منہ کے بل چلائے جائیں گے اور لوہے کے کانٹوں پر آنکھ کے ڈھیلوں سے راہ چلیں گے، آگ کی لپٹ بدن کے اندر سرایت (۳۔ اثر کرنا) کر جائے گی اور دوزخ کے سانپ بچھو بدن پر لپٹے، ڈستے، کاٹتے ہوں گے۔ یہ مختصر حال ہے جو باجمال (۴۔ اختصار کے ساتھ) ذکر کیا گیا۔ حدیث شریف میں ہے دوزخ میں ستّر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستّر ہزار گھاٹیاں، ہر گھاٹی میں ستّر ہزار اژدہے (۵۔ بہت بڑے سانپ) اور ستّر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر ومنافق کو ان گھاٹیوں میں پہنچنا ضرور ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جُبّ حُزن سے پناہ مانگو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ''جُبّ حزن'' کیا چیز ہے؟ فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس سے جہنم بھی روزانہ ستّر ہزار بار پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب وعذاب سے پناہ دے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے عفو وکرم سے بخشے۔ آمین۔

جب تمام جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور دوزخ میں فقط وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے۔ اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان مینڈھے کی شکل میں موت لائی جائے گی اور تمام بہشتیوں اور دوزخیوں کو دکھا کر ذبح کردی جائے گی اور فرمادیا جائے گا کہ اے اہل جنت! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اس کی نعمتیں اور اے اہل دوزخ! تمہارے لئے ہمیشہ عذاب ہے موت ذبح کردی گئی اب ہمیشہ کی زندگی ہے، ہلاک وفنا نہیں۔ اس وقت اہل جنت کے فرح وسرور کی نہایت نہ ہوگی (۱۔ خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوگی) اسی طرح دوزخیوں کے رنج وغم کی۔

## ایمان کا بیان:

وہ تمام امور جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے کہ یہ دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ان سب کی تصدیق کرنا اور دل سے ماننا "ایمان" ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبین ہونا یعنی یہ اعتقاد کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب میں آخری نبی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، اسی طرح حشر نشر (۲۔ مرنے کے بعد زندہ کرکے اٹھایا جانا) جنت دوزخ وغیرہ کا اعتقاد اور زبان سے اقرار بھی ضروری ہے۔ مگر حالت اکراہ (۳۔ اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے مار ڈالنے یا اس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو جو پیشتر تھا۔) میں جبکہ خوف جان ہو اس وقت اگر تصدیق میں کچھ خلل نہ آئے تو وہ شخص مومن ہے اگرچہ اس کو بحالت مجبوری زبان سے کلمۂ کفر کہنا پڑا ہو مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمۂ کفر زبان پر نہ لائے۔ گناہ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ شرک وکفر کبھی نہ بخشے جائیں گے اور مشرک وکافر کی ہرگز مغفرت نہ ہوگی۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گناہ کو چاہے گا اپنے مقربوں کی شفاعت سے یا محض اپنے کرم سے بخشے گا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا یا مستحق عبادت سمجھے۔ اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور جن کا دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہونا بہ یقین معلوم ہو ان میں سے کسی کا انکار کرے۔

بعضے افعال بھی تکذیب وانکار کی علامات ہیں ان پر بھی حکم کفر دیا جاتا ہے جیسے زنار (۱۔ ایک مخصوص دھاگہ جسے ہندو گلے اور بغل کے درمیان اور عیسائی، مجوسی، یہودی کمر میں باندھتے ہیں) پہننا۔ قشقہ (۲۔ ہندو ماتھے پر جو ٹیکا لگاتے ہیں) لگانا وغیرہ۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

## خلفائے راشدین:

انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے تامل (۳ بغیر غور وفکر) تصدیق کی اور جو مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم مبارک عبداللہ ابن ابی قحافہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ گورا، جسم چھریرا (۴۔ دبلا پتلا)، رخسار دھنسے ہوئے، آنکھیں حلقہ دار، پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین، بیٹے اور پوتے سب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور یہ فضیلت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کسی کو حاصل نہیں۔ عام فیل (۵۔ اس سال کو کہتے ہیں جس میں ابرہہ نے ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبہ شریف پر چڑھائی کی تھی یہ یمن کا بادشاہ تھا اسکی تباہی کا بیان سورۃ الفیل میں ذکر کیا گیا ہے) کے دو برس چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اپنی عمر شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مفارقت (۶۔ جدائی) کبھی گوارا نہ کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت فضائل ہیں احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب صدیق وعتیق (۱۔ جہنم سے آزاد) ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے سوا کسی شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر فضل وشرف نہیں پایا۔ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ شب سہ شنبہ (۲۔ منگل) مدینہ منورہ مغرب وعشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ رہی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی عمر بن خطاب، لقب فاروق، کنیت ابوحفص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے دن سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ سفید سرخی مائل، قامت دراز (۳۔ لمبا قد)، چشم مبارک سرخ تھیں۔ آپ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد (۴۔ زمانہ) مبارک میں بہت فتوحات ہوئیں۔ آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں آخر ذی الحجہ ۲۳ ھ میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفۂ سوئم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم مبارک عثمان بن عفان ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ گورا، جلد نازک، چہرہ حسین، سینہ چوڑا اور داڑھی بڑی تھی۔آپ یکم محرم ۲۴ ھ کو خلیفہ بنائے گئے۔آپ سخاوحیا (۱۔سخاوت اور شرم) میں مشہور ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی (۲روایت کی گئی) ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادیاں حضرت رقیہ وحضرت اُمِ کلثوم یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین (۳۔دونوروں والا) کہتے ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب بارہ سال کے خلافت فرما کر مدینہ طیبہ میں بعمر بیاسی سال ۱۸ذی الحجہ ۳۵ ھ میں شہید ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل خلیفۂ چہارم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔آپ کا اسم مبارک علی اور کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔نو عمروں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے۔اسلام لانے کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم وزیادہ تھی۔آپ کا رنگ گندمی، آنکھیں بڑی، قد مبارک غیر طویل، داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔آپ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۱رمضان ۴۰ ھ کو چار سال نو مہینے اور چند روز خلافت فرما کر بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔

## عشرۂ مبشرہ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دس اصحاب وہ ہیں جن کے بہشتی (۴۔جنتی) ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی ان کو ''عشرہ مبشرہ'' کہتے ہیں۔ان میں چار تو یہی خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا باقی حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔احادیث میں بعض اور صحابہ کرام کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں وارد ہے کہ وہ جنت کی بیبیوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وارد ہے کہ وہ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں اسی طرح اصحاب بدر اور اصحاب بیعۃ الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔

## امامت کا بیان:

مسلمانوں کے لئے ایک ایسا امام ضروری ہے جو ان میں شرع کے احکام جاری کرے، حدیں قائم کرے، لشکر ترتیب دے، صدقات وصول کرے، چوروں، لٹیروں، حملہ آوروں کو مغلوب (۱۔قابو پانا) کرے، جمعہ وعیدین قائم کرے، مسلمانوں کے جھگڑے کاٹے، حقوق پر جو گواہیاں قائم ہوں وہ قبول کرے، ان یکس یتیموں کے نکاح کرے جن کے ولی نہ رہے ہوں اور ان کے سوا وہ کام انجام دے جن کو ہر ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا۔

امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ ظاہر ہو چھپا ہوا نہ ہو۔ورنہ وہ کام انجام نہ دے سکے گا جن کیلئے امام کی ضرورت ہے۔یہ بھی لازم ہے کہ امام قریشی ہو، قرشی کے سوا اور کی امامت جائز نہیں۔امام کیلئے ضروری ہے کہ مسلمان، مرد، آزاد ہو، عاقل، بالغ اور اپنی رائے، تدبیر اور شوکت وقوت سے مسلمانوں کے امور میں تصرف (۲۔دخل) کرسکتا ہو یعنی صاحب سیاست ہو اور اپنے علم، عدل اور شجاعت وبہادری سے احکام نافذ کرنے اور دار الاسلام کے حدود (۳۔سرحدیں) کی حفاظت اور ظالم ومظلوم کے انصاف پر قادر ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم متقی وپرہیزگار ہیں ان کا ذکر ادب، محبت اور توقیر کے ساتھ لازم ہے ان میں سے کسی کے ساتھ بدعقیدگی یا کسی کی شان میں بدگوئی کرنا انتہائی درجہ کی بدنصیبی اور گمراہی ہے۔وہ فرقہ نہایت بدبخت اور بددین ہے جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر لعن طعن کو اپنا مذہب بنائے ان کی عداوت (۱۔دشمنی) کو ثواب کا ذریعہ سمجھے۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بڑی شان ہے ان کی ایذا (۲۔تکلیف) سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہوتی ہے۔کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب مرتبہ میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنتی ہیں۔روز محشر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

**اولیاء اللہ:**

اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات وصفات کے عارف (۳۔پہچاننے والا) ہوں، اس کی اطاعت وعبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنا قرب خاص عطا فرمائے ان کو" **اولیاء اللہ** "کہتے ہیں۔

ان سے عجیب وغریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً آن کی آن میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جانا، پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، جمادات (۴۔پتھر وغیرہ) وحیوانات سے کلام کرنا، بلائیں دفع کرنا، دور دراز کے حالات ان پر منکشف (۵۔ظاہر) ہونا۔ اولیاء کی کرامتیں درحقیقت ان انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں جن کے وہ امتی ہوں۔ اولیاء کی محبت دارین (۶۔دونوں جہاں، دنیا وآخرت) کی سعادت اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے خلق (۷۔مخلوق) فائدہ اٹھاتی ہے۔ ان کے مزاروں کی زیارت، ان کے عُرسوں کی شرکت سے برکات حاصل ہوتی ہیں۔ ان کے وسیلہ سے دعا کرنا کامیابی ہے۔

مرنے کے بعد مُردوں کو صدقہ، خیرات، تلاوتِ قرآن شریف، ذکر الٰہی اور دعا سے فائدہ ہوتا ہے۔ ان سب چیزوں کا ثواب پہنچتا ہے اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں وغیرہ مسلمانوں میں قدیم (۸بہت پہلے سے جاری) سے رائج ہے اور صحیح احادیث سے یہ امور ثابت ہیں۔ ان کا منکر گمراہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان کامل پر زندہ رکھے اور اسی پر اٹھائے اپنے محبوبوں کی محبت عطا فرمائے اور اپنے دشمنوں سے بچائے۔ (آمین)

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

# نبوت کے جھوٹے دعویدار

**اسود عنسی:**

یہ عنس بن قدحج سے منسوب تھا اس کا نام عیلہ تھا۔ اسے "ذوالخمار" بھی کہتے تھے اور ذوالحمار بھی۔ ذوالخمار کہنے کی وجہ تو یہ تھی کہ یہ اپنے منہ پر دوپٹہ ڈالا کرتا تھا جبکہ ذوالحمار کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کہا کرتا تھا کہ جو شخص مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے۔

ارباب سیر کے نزدیک یہ کاہن تھا اور اس سے عجیب وغریب باتیں ظاہر ہوتی تھیں یہ لوگوں کو اپنی چرب زبانی سے گرویدہ کرلیا کرتا تھا اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے جس طرح کاہنوں کے ساتھ ہوتے ہیں اس کا قصہ یوں ہے کہ فارس کا ایک باشندہ باذان، جسے کسریٰ نے یمن کا حاکم بنایا تھا، نے آخری عمر میں توفیق اسلام پائی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے یمن کی حکومت پر برقرار رکھا اس کی وفات کے بعد حکومت یمن کو تقسیم کرکے کچھ اس کے بیٹے شہر بن باذان کو دی اور کچھ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی اس علاقے میں اسود عنسی نے خروج کیا اور شہر بن باذان کو قتل کردیا اور مرزبانہ جو کہ شہر کی بیوی تھی اسے کنیز بنالیا فردہ بن مسیک نے جو کہ وہاں کے عامل تھے اور قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک خط لکھ کر مطلع کیا حضرت معاذ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اتفاق رائے سے حضر موت چلے گئے جب یہ خبر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس جماعت کو لکھا کہ تم اکٹھے ہو کر جس طرح ممکن ہو اسود عنس کے شر وفساد کو ختم کرو اس پر تمام فرمانبرداران نبوت ایک جگہ جمع ہوئے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا کہ یہ اسود عنسی وہ شخص ہے جس نے تیرے باپ اور شوہر کو قتل کیا ہے اس کے ساتھ تیری زندگی کیسے گزرے گی اس نے کہلوایا میرے نزدیک یہ شخص مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن ہے مسلمانوں نے جواباً پیغام بھیجا کہ جسطرح تمہاری سمجھ میں آئے اور جسطرح بن پڑے اس ملعون کے خاتمہ کی سعی کرو چنانچہ مرزبانہ نے دو اشخاص کو تیار کیا کہ وہ رات کو دیوار میں نقب لگا کر اسود کی خواب گاہ میں داخل ہو کر اسے قتل کردیں ان میں سے ایک کا نام فیروز دیلمی تھا جو مرزبانہ کا چچازاد اور نجاشی کا بھانجا تھا انہوں نے دسویں سال مدینہ منورہ حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا رضی اللہ عنہ اور دوسرے شخص کا نام دادویہ تھا بہر حال جب مقررہ رات آئی تو مرزبانہ نے اسود کو خالص شراب کثیر مقدار میں پلادی جس سے وہ مدہوش ہوگیا فیروز دیلمی نے اپنی ایک جماعت کے ساتھ نقب لگائی اور اس بدبخت کو قتل کردیا اس کے قتل کرتے وقت گائے کے چلّانے کی طرح بڑی شدید آواز آئی اس کے دروازے پر ایک ہزار پہرے دار ہوا کرتے تھے وہ آواز سن کر اس طرف لپکے مگر مرزبانہ نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کردیا کہ خاموش رہو تمہارے نبی پر وحی آئی ہے ادھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی وفات ظاہری سے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے اور ایک مرد مبارک نے جو کہ اس کے اہلبیت سے ہے اس نے اسے قتل کیا ہے اس کا نام فیروز ہے اور فرمایا "فاز فیروز" یعنی فیروز کامیاب ہوا۔

(مدارج النبوۃ مترجم ج دوم ص ٥٥٤ مطبوعہ مکتبۃ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

## مسیلمہ کذاب:

یہ خود کو "رحمٰن الیمامہ" کہلواتا تھا پورا نام مسیلمہ بن ثمامہ تھا یہ کہتا تھا "جو مجھ پر وحی لاتا ہے اس کا نام رحمٰن ہے" یہ اپنے قبیلے بنو حنیف کے ساتھ مدینہ منورہ حاضر ہوا تھا ایک روایت کے مطابق ایمان لایا تھا بعد میں مرتد ہو گیا تھا اور ایک روایت کے مطابق اس نے تخلف کیا اور کہا اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے بعد خلیفہ بنا دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں اور ان کی متابعت کر لوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور اس کے سر پر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست اقدس میں کھجور کی ایک شاخ تھی فرمایا اگر تو مجھ سے اس شاخ کو بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں بجز اس کے جو مسلمانوں کے بارے میں حکم الٰہ ہے اور ایک روایت کے مطابق اس نے تھوڑی دیر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرنے کے بعد کہا اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے اپنی نبوت میں شریک کر لیں یا اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بیعت کرنے کو تیار ہوں اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اور اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی) کہ تم نبوت میں سے اگر یہ لکڑی بھی مجھ سے مانگو تو نہیں مل سکتی بہر حال جب دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ناکام و نامراد واپس ہوا تو اس نے خود ہی اعلان نبوت کر ڈالا اور اہل یمامہ کو بھی گمراہ و مرتد بنانا شروع کر دیا اس نے شراب و زنا کو حلال کر کے نماز کی فرضیت کو ساقط کر دیا مفسدوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ مل گئی اس کے چند عقائد یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) سمت معین کر کے نماز پڑھنا کفر و شرک کی علامت ہے لہٰذا نماز کے وقت جدھر دل چاہے منہ کر لیا جائے اور نیت کے وقت کہا جائے کہ میں بے سمت نماز ادا کر رہا ہوں۔

(۲) مسلمانوں کے ایک پیغمبر ہیں لیکن ہمارے دو ہیں ایک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں اور دوسرا مسیلمہ اور ہر امت کے کم از کم دو پیغمبر ہونے چاہئیں۔

(۳) مسیلمہ کے ماننے والے اپنے آپ کو رحمانیہ کہلاتے تھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے معنی کرتے تھے شروع مسیلمہ کے خدا کے (مسیلمہ کا نام رحمان بھی مشہور تھا) کے نام سے جو مہربان ہے۔

(۴) ختنہ کرنا حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس نے ایک کتاب بھی وضع کی تھی جس کے دو حصے تھے پہلے کو "فاروق اول" اور دوسرے کو "فاروق ثانی" کہا جاتا تھا اور اس کی حیثیت کسی طرح قرآن سے کم نہ سمجھتے تھے اسی کو نمازوں میں پڑھا جاتا تھا اس کی تلاوت کو باعث ثواب خیال کرتے۔ اس شیطانی صحیفے کے چند جملے ملاحظہ ہوں:

**یا ضفدع بنت ضفدع نقی ما تنقین اعلاک فی الماء و اسفلک فی الطین لا الشارب تمنعین ولا الماء تکدرین**

ترجمہ: اے مینڈک کی بچی اسے صاف کر جسے تو صاف کرتی ہے تیرا بالائی حصہ تو پانی میں اور نچلا حصہ مٹی میں ہے نہ تو پانی پینے والوں کو روکتی ہے اور نہ پانی کو گدلا کرتی ہے۔

اس وحی شیطان کا مطلب کیا ہے یہ بیان نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مسیلمیوں کے نزدیک قرآن کریم اور فاروق کی تفسیر کرنا حرام تھا اب ذرا فاروق اول کی سورۃ الفیل بھی پڑھیے " الفیل و ماالفیل له ذنب دبیل و خرطوم طویل ان ذلك من خلق ربنا الجلیل " یعنی ہاتھی اور وہ ہاتھی کیا ہے اس کی بھدی دم ہے اور لمبی سونڈ ہے یہ ہمارے رب جلیل کی مخلوق ہے۔ اس کی یہ وحی شیطانی سن کر ایک بچی نے کہا کہ یہ وحی ہو ہی نہیں سکتی اس میں کیا بات بتائی گئی ہے جو ہمیں معلوم نہیں ہے سب کو پتہ ہے کہ ہاتھی کی دم بھدی اور سونڈ طویل ہوتی ہے۔ مسیلمہ کذاب اس شیطانی کتاب کے علاوہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے شعبدہ بازی بھی کرتا تھا جس کو وہ اپنا معجزہ کہتا تھا اور وہ یہ تھا کہ اس نے ایک مرغی کے بالکل تازہ انڈے کو سرکے میں ڈال کر نرم کیا اور پھر اس کو ایک چھوٹے منہ والی بوتل میں ڈالا انڈہ ہوا لگنے سے پھر سخت ہو گیا بس مسیلمہ لوگوں کے سامنے وہ بوتل رکھتا اور کہتا کہ کوئی عام آدمی انڈے کو بوتل میں کسطرح ڈال سکتا ہے لوگ اس کو حیرت سے دیکھتے اور اسکے کمال کا اعتراف کرنے لگتے تھے۔ اس کے علاوہ جب لوگ اس کے پاس کسی مصیبت کی شکایت لے کر آتے تو یہ انکے لیے دعا بھی کرتا مگر اس کا نتیجہ ہمیشہ برعکس ہوتا تھا چنانچہ لوگ اس کے پاس ایک بچے کو برکت حاصل کرنے کو لائے اس نے اپنا ہاتھ بچے کے سر پر پھیرا وہ گنجا ہو گیا ایک عورت ایک مرتبہ اسکے پاس آئی کہا کہ ہمارے کھیت سوکھے جا رہے ہیں کنویں کا پانی کم ہو گیا ہے ہم نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دعا سے خشک کنوں میں پانی ابلنے لگتا ہے آپ بھی ہمارے لیے دعا کریں چنانچہ اس کذاب نے اپنے مشیر خاص نہار سے مشورہ کیا اور اپنا تھوک کنویں میں ڈالا جس کی نحوست سے کنویں کا رہا سہا پانی بھی ختم ہو گیا ایک مرتبہ اس کذاب نے سنا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آب دہن لگایا تھا تو انکی آنکھوں کی تکلیف ختم ہو گئی تھی اس نے بھی کئی مریضوں کی آنکھوں میں تھوک لگایا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس کی آنکھ میں یہ تھوک لگا تا وہ بدنصیب اندھا ہو جاتا تھا۔ ایک معتقد نے آکر بیان کیا کہ میرے بہت سے بچے مر چکے ہیں صرف دو لڑکے باقی ہیں آپ ان کی درازی عمر کی دعا کریں کذاب نے دعا کی

اور کہا جاؤ تمہارے چھوٹے بچے کی عمر چالیس سال ہوگی یہ شخص خوشی سے جھومتا ہوا گھر پہنچا تو ایک اندوہناک خبر اس کی منتظر تھی کہ ابھی اس کا ایک لڑکا کنویں میں گر کر ہلاک ہوگیا ہے اور جس بچے کی عمر چالیس سال بتائی تھی وہ اچانک ہی بیمار ہوا اور چند لمحوں میں چل بسا اور ایک روایت کے مطابق ایک لڑکے کو بھیڑیے نے پھاڑ ڈالا تھا اور دوسرا کنویں میں گر کر ہلاک ہوا تھا۔

ان لوگوں پر تعجب ہے جو اس ملعون کے ایسے کرتوتوں کے باوجود اس کی پیروی کرتے تھے اور اس سے بیزار نہ ہوتے تھے چونکہ جاہلوں کی جماعت میں غرض کے بندے شامل تھے لہٰذا جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا تو اس کا کاروبار چمک گیا اور ایک لاکھ سے زیادہ جہال اس کے ارد گرد جمع ہوگئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مقدسہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۲۴ ہزار کا لشکر لیکر اس کے استیصال کو تشریف لے گئے ان کے مقابل ۴۰ ہزار کا لشکر کفار تھا فریقین میں خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور یہ بد بخت کذاب حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں واصل بجہنم ہوا اور اس وقت آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا: میں زمانہ کفر میں سب سے اچھے آدمی کا قاتل تھا اور زمانہ اسلام میں سب سے بدتر کا قاتل ہوں۔

(ملخص از ترجمان اہلسنت بابت ماہ نومبر 1973ص ۲۹ تا ۳۳ ، مدارج النبوۃ مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

## مرزا علی محمد باب:

اس کا اصل نام علی محمد تھا اور باپ کا نام محمد رضا، جو شیراز کا ایک تاجر تھا۔ مرزا علی محمد نے بابی فرقہ کی بنیاد رکھی۔ فارسی و عربی کی ابتدائی کتب پڑھتے ہی اس نے سخت ریاضتیں کر کے زہد میں نام کمایا پھر کربلا میں سید کاظم مجتہد کے حلقہ درس میں شریک رہا۔ سید کاظم کے مرنے کے بعد اس کے بہت سے شاگرد لے کر کوفہ پہنچا اور وہاں اپنی مصنوعی عبادتوں سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا پھر ۱۲۶۰ھ میں اپنے چیلوں سے یہ اظہار کیا کہ جس مہدی کا انتظار کیا جا رہا تھا وہ میں ہی ہوں اور اسکے ثبوت میں بعض احادیث جن میں مہدی موعود کے آثار ذکر کیے گئے ہیں وہ پیش کیے اور کہا یہ تمام آثار مجھ میں پوری طرح پائے جاتے ہیں غالباً اس نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا جب اس سے معجزہ طلب کیا گیا تو کہنے لگا میری تحریر و تقریر ہی معجزہ ہے اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہوسکتا ہے کہ میں ایک ہی دن میں ایک ہزار شعر مناجات میں تصنیف کرتا ہوں پھر اسے خود لکھتا بھی ہوں اور اس نے اپنی چند مناجات لوگوں پر پیش کیں جس میں اعراب تک درست نہ تھا جب اس پر اعتراض ہوا تو کہا: علم ایک گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے اب تک غضب الٰہی کا شکار تھا میری شفاعت کی وجہ سے اس کی خطا معاف ہوئی اور یہ حکم دیا گیا کہ اب نحوی غلطیوں کا مضائقہ نہیں آئندہ کوئی اگر نحوی غلطی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ عوام کو مائل کرنے کے لیے ایک حربہ اور ملاحظہ فرمایئے: اس نے اعلان کیا کہ میرے وجود سے تمام ادیان متحد ہو جائیں گے کیونکہ میں آئندہ سال مکہ معظمہ سے خروج کروں گا اور جملہ روئے زمین پر قبضہ کروں گا لہٰذا جب تک تمام ادیان متحد نہ ہوں نیز تمام دنیا میری مطیع نہ ہو جائے اس وقت تک تمام مردوں پر تکالیف شرعیہ معاف ہیں اب اگر کوئی میرا مرید احکام شرعیہ ادا نہ کرے تو اس پر مواخذہ نہیں ہے اس اعلان سے بھی دنیا پرست عیش کوش لوگ اس کے فریب میں آتے گئے ذرا ان کے مذہب کا حال ملاحظہ ہو (۱) بہن بھائی میں جنسی تعلقات بلا نکاح بھی قائم کرنا روا تھا (۲) ایک عورت نو آدمیوں سے نکاح کر سکتی تھی بالفاظ دیگر نو آدمی ایک عورت سے نکاح کرنے کے روادار تھے (۳) کسی مذہب کی پابندی نہ تھی اس مادر پدر آزادی کا نتیجہ نہایت بھیانک نکلا اس کے متبعین لوگوں میں اعلانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہوگیا اس نے اپنے مریدوں کو چند احکام بھی دیئے تھے وہ بطور اشعار تھے ملاحظہ ہوں (۱) چونکہ تمام دنیا میرے زیر نگیں ہوگی نیز تمام دنیا میں ایک مذہب ہونا ہے لہٰذا میں آئندہ برس مکہ سے خروج کروں گا تاکہ دنیا میرے قبضے میں آجائے اور میرے وجود سے مقصود اغراض پوری ہو جائیں اس کے نتیجے میں یقیناً دشمنان خدا کی جانیں جسم سے جدا ہونگی ہزاروں خون کی ندیاں بہیں گی پس جملہ مریدوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بطور علامت و شگون اپنے خطوط کو سرخ کیا کریں۔ (۲) السلام علیک کے بجائے "مرحبا بک" سلام مقرر کیا جاتا ہے (۳) اذان میں میرا نام بھی داخل ہو۔

بابی کا کہنا تھا کہ (معاذ اللہ) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیعت کی اور اب تک یہ دونوں ہستیاں جدا جدا تھیں میں ان دونوں کا جامع ہوا اس لیے میرا نام بھی علی محمد ہے نیز جس طرح کوئی آدمی بغیر باب (دروازے) کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا اسی طرح مجھے دیکھے بغیر اور مجھ سے اجازت لیے بغیر خدا اور دین خدا تک نہیں پہنچا جاسکتا اس کے چیلوں نے یہ مذکورہ بکواس سن کر ہی اس کا لقب باب کر دیا۔

باب نے اپنے تصنیف کردہ مجموعہ کے ایک حصہ کا نام قرآن دوسرے کا نام مناجات رکھا بابی فرقے کے چند عقائد ملاحظہ ہوں۔

(۱) خدا کہیں غائب نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے اپنے اندر موجود ہے سو جب ہم اسے اپنے اندر دیکھتے ہیں تو وہی اس سے ملاقات کا دن ہوتا ہے یہ ملاقات قیامت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری زندگی سے متعلق ہے۔

(۲) ہمارا مرتبہ دیکھ کر وہ قرآن مسلمانوں کے قرآن سے کئی حصہ بہتر ہے۔

(۳) حشر ونشر سے مراد نیکی و بدی کی زندگی ہے اگر کوئی شخص گناہ گار ہے وہ مُردہ ہو جاتا ہے لیکن جوں ہی وہ نیک لوگوں کے پاس آتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے گویا گناہوں کی زندگی چھوڑ کر نیکوں کے پاس آنا ہی حشر ونشر ہے اس کے علاوہ قیامت کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ فتنہ پرور شخص کئی سال تک ایران پر چھایا رہا اس دوران شیعوں سے اسکے مناظرے بھی ہوئے آخر کار اسے چہریق کے قلعے میں قید کر دیا گیا یہاں تک کہ ۱۲۶۵ھ میں اسے گولی ماردی گئی اور اس کی لاش گلی کوچوں میں گھما کر باہر ڈلوا دی گئی۔

( ملخص از مذاهب اسلام محمد نجم الغنی خان رامپوری ص ٦٦٧ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور پاکستان)

## مرزا بہاء اللہ:

ایران کے ایک شخص علی محمد باب نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی اس کا دعویٰ تھا کہ اسے الہام ہوتا ہے اور نئے مذہب کا نام اس نے بابی مذہب رکھا اس کے پیروکاروں میں دو بھائی بھی تھے ایک بہاء اللہ اور دوسرا صبح ازل۔ باب جس نے بابی فرقے کی بنیاد رکھی تھی اس نے اپنے بعد مستقبل قریب میں ایک شخص کی آمد کی خبر دی جسے اس نے یظہر اللہ کا نام دیا تھا چنانچہ اس کے بعد ایک شخص مرزا اسد اللہ نے یظہر اللہ ہونا کا دعویٰ کیا مگر باب کے پیروکار بہاء اللہ اور صبح ازل نے اس کی مخالفت کر کے اسے قتل کرا دیا بعد میں بہت سے بابیوں نے یہ دعویٰ کیا مگر کسی کو بھی خاص اہمیت حاصل نہ ہوئی بابیوں اور حکومت ایران میں ایک جنگ ہوئی (جسے جنگ قلعہ شیخ طبرسی کے نام سے شہرت حاصل ہوئی) اس جنگ کے بعد بہاء اللہ اور صبح ازل بغداد چلے گئے ایک سال گزرنے کے بعد بہاء اللہ اکیلا ہی کردستان کے صحرائے سلیمانیہ کے پہاڑ سرگلوں چلا گیا اور اپنی زندگی کے دو سال وہاں نہایت عسرت و تنگ دستی میں گزارے اس عرصے میں وہ اپنے ساتھیوں سے برابر خط و کتابت کرتا رہا بالآخر وہ دوبارہ بغداد لوٹ آیا وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ اس کے بھائی صبح ازل کی قیادت میں بابی تحریک ختم ہونے لگی ہے یہ دیکھتے ہوئے اس نے بابی تحریک اپنے ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا اور یظہر اللہ ہونے کا دعویٰ کر دیا اس طرح بابی کی زمام اپنے ہاتھ میں کر لی اس کے دعویٰ کرنے کے بعد بابی تحریک میں جان پڑ گئی لہٰذا وہ تحریک جو پہلے بابی تحریک کے نام سے مشہور تھی اب بہائی تحریک سے مشہور ہوئی بہاء اللہ کا بھائی نرم طبیعت کا مالک تھا جبکہ یہ اس کے برعکس تھا اسی لئے یہ تحریک کو اپنے مزاج کے مطابق لانا چاہتا تھا جو ایرانیوں کے لیے نقصان دہ بات تھی چنانچہ حکومت ایران نے ترکی کی حکومت کو لکھا کہ بہاء اللہ کو بغداد سے کسی دوسری جگہ بھیج دیا جائے کیونکہ بغداد ایرانی سرحدوں کے قریب ہے اور بہاء اللہ وہاں ضعیف الاعتقاد اور جاہل لوگوں کو خفیہ طور پر گمراہ کرنے کی کوششیں کر رہا ہے چنانچہ دونوں حکومتوں کے باہمی مشورے سے بہاء اللہ کو اسکے اہل خانہ اور پیروکاروں سمیت بغداد سے قسطنطنیہ منتقل کر دیا گیا یظہر اللہ کے دعوے کے وقت بہاء اللہ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی بغداد سے قسطنطنیہ منتقل ہوتے وقت اس نے ایک باغ میں بارہ روز قیام کیا اس باغ کو بہائی باغ رضوان کہتے ہیں اور ان دنوں کو ایام عید رضوان سے موسوم کیا جاتا ہے قسطنطنیہ میں بہاء اللہ کا قیام چار ماہ رہا پھر اس نے ''ادرنہ'' کی طرف کوچ کیا ''ادرنہ'' کو بہائی ارض السم کہتے ہیں کیونکہ یہاں قیام کے دوران ہی اس نے اپنے مخفی راز جو اب تک دل میں چھپائے تھا آشکار کر دیے تھے یہاں اس نے اپنے دعوے کی راہ ہموار کر لینے کے بعد بابیوں کو دعوت دی کہ اسے یظہر اللہ تسلیم کریں مگر اس کے بھائی سمیت بعض دوسرے بابیوں نے اس سے بھرپور اختلاف کیا نتیجۃً بابی تحریک دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی چونکہ صبح ازل قدامت پسند تھا لہٰذا وہ اور اسکے ماننے والے اسی بابی تحریک پر مصر رہے جبکہ بقیہ بہاء اللہ کے اتباع کی وجہ سے بہائی کہلانے لگے جب ان دونوں گروہوں کا تصادم بڑھ گیا تو ترکی حکومت نے صبح ازل کو قبرص اور اس کے بھائی کو عکہ پہنچا دیا جہاں بہاء اللہ اور اس کے متبعین کو عکہ شہر کے قلعے میں قید کر دیا گیا بعد میں ان کے قیام کے لیے کئی مختلف جگہیں بدلی گئیں آخر اسی قید و بند میں بہاء اللہ مر گیا۔

اب اس فرقے کے عقائد ملاحظہ فرمائیے (۱) انکے نزدیک بہاء اللہ کی آمد کے بعد انبیاء کا دور ختم ہو چکا ہے اور یہ دور حضرت آدم علیہ السلام سے بہاء اللہ تک ہے اس بہاء اللہ کے بعد پہلے تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب صرف بہائی شریعت پر عمل کر کے ہی نجات مل سکتی ہے (معاذ اللہ) (۲) بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ ہی خدا ہے جس نے انسانیت کا جامہ پہن لیا تھا چنانچہ بہاء اللہ کا اپنے بارے میں دعویٰ تھا کہ وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کے سامنے جوابدہ نہیں اور سب اس کے سامنے جوابدہ ہیں نیز وہ کہتا کہ وہ زندگی کا میدان ہے وہ اللہ ہے وہ تمام اسماء الٰہی اور صفات کا منبع ہے خود ہی ذاکر اور خود ہی مذکور ہے جو موسیٰ سے کوہ طور پر ہم کلام ہوا تھا (۳) بہائی سال میں پانچ عیدیں مناتے ہیں (۱) عید رضوان بہاء اللہ کے ظہور (۲) عید باسط باب (۳) عید میلاد بہاء اللہ (۴) عید میلاد باب (۵) عید نوروز۔ بہائیت کی تعلیمات میں اخفائے راز کو ہمیشہ اہمیت دی گئی ہے ان کے ہاں دولت، سفر، منزل مقصود اور مذہب چھپانے کی تلقین کی جاتی ہے ان کا رئیس اعلیٰ ہمیشہ بہاء اللہ کی اولاد سے ہی ہوتا ہے۔

## مرزا غلام احمد قادیانی:

مرزا غلام قادیانی ۱۸۳۹یا ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوا ابتدائی تعلیم مولوی گل علی شاہ سے حاصل کی کچھ عرصے اپنے والد کے ساتھ انگریزی کچہریوں کے چکر بھی لگائے آبائی پیشہ زمینداری تھا آباؤ اجداد سکھوں اور انگریزوں کے وفادار ملازم رہتے آئے تھے والد کا نام غلام مرتضٰی تھا مرزا غلام قادیانی انگریزی اور عربی میں ابجد خواں تھا اس نے قانون کا امتحان دیا مگر فیل ہونے پر تعلیم سے دل اچاٹ ہوگیا کمزوری دل و دماغ کا مرض پوری عمر جولانی سے رہا تشنج قلب، اسہال، دردسر، مالیخولیا، شوگر وغیرہ امراض موصوف کی زندگی کے ساتھی تھے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں موصوف کا شدت اسہال یا ہیضہ سے انتقال ہوا۔ بعد وفات انکے منہ سے پاخانہ نکلتے دیکھا گیا جو حاضرین کی عبرت کا باعث ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلفاء اس صورت حال کی تردید کرتے رہے۔ والعلم عنداللہ عزوجل۔

۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی نبوت کی بنیاد رکھنا شروع کی جو کہ گول مول الہام اور کشف وغیرہ پر مبنی تھی جو کہ براہین احمدیہ میں موجود ہے یاد رہے براہین احمدیہ اور تحذیر الناس (مدرسہ دیوبند) بیک وقت لکھی گئیں نیز علی گڑھ کالج کا اجراء، مدرسہ دیوبند کی تاسیس اور براہین احمدیہ کی تصنیف کا زمانہ بھی ایک ہی ہے گویا انگریزوں نے بیک وقت چار فتنے دیوبند، قادیان، علی گڑھ و دہلی سے کھڑے کردیئے مگر مرزا غلام قادیانی سب پر بازی لے گیا کہ نبوت کا دعوٰی کرکے دجالوں میں اپنا نام لکھوایا اپنی دنیا سنبھالنے کی خاطر کروڑوں مسلمانوں کی عاقبت برباد کی چنانچہ ۱۸۸۶ء کے کشف والہام کے دعاوی کے بعد ایک نیا لیکچر ظلی و بروزی نبی کے نام سے تیار کیا چنانچہ ۱۸۹۰ء میں یہ کہنا شروع کیا کہ مسیح موعود اور ابن مریم، میں خود ہوں چنانچہ خود لکھتا ہے "مریم کی طرح عیسٰی کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسٰی بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا (کشتی نوح ص ۴۷) اور مسیح موعود کے متعلق لکھتا ہے: میرا دعوٰی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدائے تعالٰی کی تمام پاک کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)

موصوف نے اپنی ظلی و بروزی کی منطق کا ہیر پھیر لفظوں کی چکر بازی میں یوں بھی دکھایا ہے کہ اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے اور میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعوٰی کرنے والا ہوتا تو خدا تعالٰی میرا نام محمد، احمد، مصطفٰی اور مجتبٰی نہ رکھتا (نزول المسیح ص ۲) یہ تو ظل ہونے کے بارے میں ہے۔ بروزی کا فارمولا بھی ملاحظہ فرمائیے لکھتا ہے: مجھے بروزی صورت میں نبی و رسول بنایا ہے اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں بلکہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور حامد ہوا پس نبوت ورسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی (نعوذ باللہ) (ایک غلطی کا ازالہ)۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اور ترقی کی یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں حقیقی نبوت کا دعوٰی کردیا چنانچہ لکھتا ہے: ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (یعنی مرزا غلام) کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ، جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح ص ۵۶)

یہ شخص انبیاء کرام کا نہایت گستاخ تھا چنانچہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ ملخص از برطانوی مظالم کی کہانی مؤلفہ عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری علیہ الرحمۃ ص ۶۴۳ تا ۶۵۶)

سیدی اعلٰیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی کیسی توہین کرتا ہے یہاں تک انہیں اور انکی ماں صدیقہ بتول کو فحش گالیاں دیتا ہے یہاں تک ۴۰۰ انبیاء کو صاف جھوٹا لکھا حتی کہ دربارہ حبیب خود شان اقدس حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم پر ناپاک حملہ کیا۔

(ملفوظات ص ۲۰۸ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

دعوٰی نبوت کے بعد مرزا کی رگ شیطانی مزید پھڑکی تو اس نے خدائی دعوٰی کرڈالا چنانچہ لکھتا ہے میں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہ (اللہ) ہوں پھر میں نے آسمان و زمین بنائے اور کہا ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے۔

(کمالات اسلام ص ۵٦٤ ، ٥٦٥ بحوالہ برطانوی مظالم کی کہانی ص ٦٥٨)

دیگر جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی طرح مرزا غلام قادیانی نے بھی کچھ پیشن گوئیاں کی تھیں مگر ان کا انجام مسیلمہ کذاب کی طرح ہوا۔

۱۔ اپنے لیے ایک لڑکے کی پیشن گوئی کی تھی جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند ہوگا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے مگر نشان الٰہی کہ

چوں دم برداشتم مادہ برآمد بیٹی پیدا ہوئی اس پر کہا کہ وحی سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہوگا وہ لڑکا انبیاء کا چاند ہوگا، بیٹی بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کی ہوا بیٹا مگر چند روز جی کر مرگیا بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

۲۔ ایک اور پیشن گوئی آسمانی بیوی کی تھی اپنی چچا زاد بہن احمدی کو لکھ بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی بیگم میرے نکاح میں دے دے اس نے صاف انکار کیا اس پر طمع دلائی پھر دھمکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آ گئی کہ زوجنکھا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مرجائے گا مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہ سنی، سلطان محمد خان سے نکاح کر دیا وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا نہ وہ شوہر مرا کتنے بچے اس سے ہو چکے اور یہ چل دیئے۔

(ملخص از فتاوی رضویہ جلد ٦ ص ۳۱ مطبوعہ آرام باغ کراچی)